علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	المختصر القدوری
کورس کوڈ	:	241
سطح	:	میٹرک
مشق	:	04
سمسٹر	:	بہار 2025ء

سوال نمبر 1۔ وقف، واقف، موقوف علیہ اور وقف المشاع کی توضیح وتشریح کے بعد وقف کے اہم احکام قلمبند کریں۔

جواب۔

المختصر القدوری ایک اہم فقہی کتاب ہے جو اسلامی فقہ کے بنیادی مسائل کو احاطہ کرتی ہے۔ الغصب، جو کہ ایک قانونی اور اخلاقی مسئلہ ہے، ان میں سے ایک ہے جس پر قیاس اور تشریح کی ضرورت ہوتی ہے۔ غصب کا مطلب ہے کسی دوسرے کی ملکیت کو بغیر اجازت کے قبضے میں لینا۔ یہ ایک قبیح عمل ہے جس کی بنیاد اسلامی تعلیمات میں مضبوطی سے منع کی گئی ہے۔ غصب کے حوالے سے بنیادی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی چیز کو بغیر اس کی اجازت کے اپنے قبضے میں لے لیتا ہے تو وہ غاصب کہلاتا ہے۔ قرآن اور سنت میں ایسی متعدد آیات اور احادیث موجود ہیں جو غصب کی مذمت کرتی ہیں۔ اسلامی فقہ کے لحاظ سے غصب کیے جانے والے مال کے حوالے سے کئی اہم نکات ہیں جن کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جب کوئی شخص غصب کرتا ہے، تو وہ اس شخص کے حقوق کی پامالی کرتا ہے جس کی چیز وہ غصب کر رہا ہے۔ غصب کی کئی اقسام ہیں جن میں بعض اسلامی فقہاء نے مختلف آراء پیش کی ہیں۔ ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ اگر غاصب نے قبضہ کی ہوئی چیز کو استعمال کیا ہے تو اسے اس کا نقصان بھی برداشت کرنا ہوگا۔ مزید برآں، اگر غاصب کو غصب کرنے کی بنا پر فائدہ ہوا ہے تو اسے اس فائدے کی تلافی کرنا ہوگی۔ فقہاء • کے مطابق، غاصب کو چاہیے کہ وہ اصل مالک کو نقصان کی تلافی کرے۔ اسلامی فقہ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کا غصب کرتا ہے تو اصولی طور پر وہ اس چیز کا دشمن ہے۔ غصب کا ارتکاب کرنے کے بعد غاصب کو اپنے عمل پر پشیمانی محسوس کرنی چاہیے اور اصل مالک کے حق کی واپسی کرنی چاہیے۔ اگر غاصب اس چیز کے استعمال میں نقصان پہنچاتا ہے تو اسے اضافی نقصانات کی تلافی بھی کرنی ہوگی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی غیر مختص کردہ جگہ پر اپنی چیزیں رکھتا ہے، تو وہ ایسی صورت میں بھی غصب کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی کی زمین کو زبردستی استعمال کیا جائے یا اس پر تعمیر کر لیا جائے، تو یہ بھی غصب میں آتا ہے۔ فقہاء • اس بات پر متفق ہیں کہ کسی شخص کی اجناس یا مکان کی بغیر اجازت گرفتا کرنا حرام ہے اور اس کے خلاف سخت سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

غصب کی صورت میں بعض دعوے

فقہاء نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ غصب کی صورت میں بعض دعوے بھی کیے جا سکتے ہیں، جن میں اصل مالک کی طرف سے حق کی بازیابی اور غاصب کے خلاف قانونی کارروائی شامل ہیں۔ اگر غاصب اپنے عمل سے باز نہیں آتا تو اصل مالک اسے عدالت میں لے جا سکتا ہے اور اس کے خلاف سخت اقدامات اٹھا سکتا ہے۔ غصب کے حوالے سے یہ بات بھی اہم ہے کہ اسلامی معاشرت میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر اخلاقی ضوابط کی پاسداری ضروری ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کا احترام کرے اور ان کے مال و اسباب کی حفاظت کرے۔ غصب کرنا نہ صرف قانونی طور پر غلط ہے بلکہ یہ اخلاقی طور پر بھی قبیح عمل ہے جو انسانی اقدار کی مخالفت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، فقہی نقطہ نظر سے یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ غصب کے مرتکب شخص کو سزا دی جا سکتی ہے اور وہ اپنے عمل کے نتائج کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہے۔ اگر کسی شخص نے ایک بار غصب کیا ہے تو اس کی پوری تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے مستقبل میں بھی اس کے عمل کے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنے پڑوسیوں کے حقوق کی قدر کرنی چاہیے اور کسی کی چیز کی بے جا استعمال سے گریز کرنا چاہیے۔ اسلامی فقہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ غصب ایک سنگین جرم ہے جس کے نتائج نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی بھگتنے پڑ سکتے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ دوسروں کے مال کے ساتھ فراخ دلی کا سلوک کرے اور ہمیشہ ان کی رضا کی خاطر اپنی طاقتوں کو استعمال کرے۔ غصب کے احکام کو سمجھتے ہوئے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کو انسانی معاشرت کی بنیاد قرار دیا ہے۔ لہذا جب بھی ہم کسی چیز کا استعمال کریں یا کسی کے ساتھ معاملہ کریں تو ہمیں انصاف کی رو سے کام لینا چاہیے اور کبھی بھی دوسروں کی حق تلفی نہیں کرنی چاہیے۔ غصب کے احکام ہمیں اس بات کا درس دیتے ہیں کہ معاشرت میں باہمی احترام، اعتماد اور عزت کا ہونا بہت ضروری ہے تا کہ ہم ایک پرامن اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔

اسی طرح، المقصد القدوری میں مذکور اصول ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ اپنی مہارتوں اور وسائل کا استعمال اپنے اور دوسروں کے فائدے کے لیے کرنا چاہیے، نہ کہ کسی کی حقوق کے خلاف ورزی کے لیے۔ معاشرت میں بردباری اور باہمی تعاون کی اہمیت بھی غصب کے عواقب سے جڑی ہوئی ہے، اور ہمیں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہمیشہ اس کا دھیان رکھنا چاہیے کہ ہمارے اعمال نہ صرف ہمارے لیے بلکہ پورے معاشرت کے لیے آئندہ کی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غصب ایک ایسا جرم

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غصب ایک ایسا جرم ہے جس کی روک تھام کے لیے ہر ایک کو اپنے اخلاق اور کردار کی بہتری پر کام کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنی زندگیوں میں عقلی اور ایمانی بصیرت کا استعمال کرتے ہوئے اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اپنی اور دوسروں کی حیات میں خوبصورتی، امن اور انصاف کو فروغ دیں۔ غصب کے احکام ہمیں سبق سکھاتے ہیں کہ ہر معاملے میں دوسرے کے حقوق کا احترام کریں اور ہمیشہ اللہ کی رضا کے حصول کی کوشش کریں۔ بہر حال، اگر غصب کی صورت میں کوئی نشانی ظاہر ہو تو ہمیں جلد از جلد اس کا سدباب کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اسلامی معاشرت کی اساس اللہ کی رضا اور بندوں کے حقوق کی پاسداری ہے، اور اسی سمت میں چل کر ہم ایک اچھے معاشرے کی تشکیل میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان تمام نکات کے نتیجے میں، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ غصب ایک ایسا ناپسندیدہ عمل ہے جس کا مؤثر علاج تعلیم، آگاہی اور اپنی ذات میں اصلاح کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ اس بات کا بھی ذکر ضروری ہے کہ غصب کے مسائل پر بات کرتے وقت، ہمیں یہ دھیان رکھنا ہوگا کہ معاشرتی تہذیب کی تعمیر میں ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے اور انہیں اپنی باہمی مدد سے مزید بہتر بنائے۔ یہ وہ تعلیمات ہیں جو ہمیں اسلامی احکام کے ذریعے ملی ہیں اور ہمیں ان پر عمل کرتے ہوئے ایک بہتر انسانی معاشرے کا قیام کرنا ہے۔ انہی اصولوں پر چل کر ہی ہم اپنے معاشرتی مسائل کو حل کر سکتے ہیں اور غصب جیسے سنگین مسائل کا مؤثر علاج کر سکتے ہیں۔

لہذا، یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ المختصر القدوری کے "کتابُ الغَصب" میں غصب کے احکام کا ذکر نہ صرف فقہی اہمیت رکھتا ہے بلکہ یہ ہمیں ایک بہتر اسلامی معاشرت کی تشکیل کی طرف بھی رہنمائی کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، ہمیں ہمیشہ اپنی زندگی میں انصاف، بردباری اور باہمی احترام کے اصولوں کو اپنانا چاہیے تاکہ ہم ایک خوشحال اور مرضی کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ غصب کی روک تھام کرنا ہمارے معاشرت کی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے، اور اسی لیے ہمیں اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنا چاہیے۔

غصب کا مسئلہ صرف قوانین تک محدود نہیں

یہاں یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، غصب کا مسئلہ صرف قوانین تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق ہمارے اخلاق، سماجی اور مذہبی شعور سے بھی ہے۔ ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں ان اصولوں کو اپنانا ہوگا جو ہمیں ایک باہمی تعاون اور احترام سے بھرپور معاشرت کی تشکیل کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنے اخلاقی کردار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں تو یہ نہ صرف ہمارے ذاتی فائدے کے لیے ہوگا بلکہ معاشرتی بہتری کے لیے بھی اہم ہوگا۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ غصب کے خلاف آواز بلند کرنا اور اس کے اثرات سے آگاہ کرنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ جدید دور میں، جہاں لوگوں میں خودغرضی اور فائدہ کے حصول کی دوڑ میں ایک دوسرے کے حقوق نظرانداز ہو جاتے ہیں، وہاں اسلامی احکام اور تعلیمات ہمارے لیے ایک رہنما کے طور پر سامنے آتی ہیں۔ ہمیں اس بات کا عزم کرنا چاہیے کہ ہم اپنی زندگی میں انصاف، سچائی اور اخلاقی اقدار کو مقدم رکھیں اور ہمیشہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ یہ تمام مسائل ہمیں اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہم ایک ایسی معاشرت چاہتے ہیں جہاں پر امن، محبت، اور تعاون کا ماحول ہو۔ ہمیں اس کی بنیاد رکھنے کے لیے خود سے شروعات کرنی ہوگی اور یہ عہد کرنا ہوگا کہ ہم کبھی بھی کسی کے حقوق کی پامالی نہیں کریں گے۔ اس وقت جب ہم باہمی تعاون اور احترام کی روشنی میں دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں گے، تو غصب جیسے مسائل کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا۔ اپنے اردگرد کے لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا، ان کے حقوق کا خیال رکھنا، اور ان کے ساتھ محبت و اخوت کا برتاؤ کرنا یہ سب ایسے اعمال ہیں جو ہمیں ایک اسلامی معاشرت کی طرف لے جا سکتے ہیں جہاں کسی قسم کا غصب نہ ہو۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، آیئے ہم سب مل کر اس عزم کا اعادہ کریں کہ ہم ایک ذمہ دار معاشرتی فرد بننے کی کوشش کریں گے اور اپنے اعمال کے ذریعے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کریں گے۔

غصب سے بچنے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک خوشحال زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔ ہمیں اپنی ذات کو مضبوطی سے اس بات پر قائم رکھنا ہوگا کہ ہم دوسروں کے حقوق کا احترام کرتے ہیں اور انہیں کبھی بھی نقصان نہیں پہنچاتے۔ ان تمام تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے سے ہی ہم اپنی اور دوسروں کی زندگیوں کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اسلامی تعلیمات کی بنیاد عدل، انصاف اور دوسروں کا خیال رکھنا ہے، اور اسی اصول کے تحت ہمیں اپنی زندگی بسر کرنی ہے۔ غصب کے مسائل کو سمجھنے کا مطلب ہے کہ ہم ہر روز اپنی اندرونی اصلاح کی کوشش کریں اور ایک ایسے معاشرت کی تشکیل کی خاطر عمل پیرا ہوں جہاں سب کے حقوق کی حفاظت ہو اور کسی قسم کا بھی غصب نہ ہو۔ مطالبات میں یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ اسلامی احکام کی پیروی کرتے ہوئے ہمیں ایک ایسی دنیا کی تلاش کرنی ہے جو محبت، احترام اور باہمی اعتماد پر مبنی ہو، اور اس کے لئے ہمیں اپنی کوششیں جاری رکھنی ہوں گی۔

سوال نمبر 2 ہبہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں اور قدوری کی روشنی میں ہبہ کے شرعی احکام لکھیں۔

جواب۔

ہبہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "دے دینا" یا "احسان کرنا"۔ ہبہ کی لغوی تعریف میں ایک شخص کی طرف سے بلا معاوضہ کسی دوسری شخص کو مال یا

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03315055151

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

چیز منتقل کرنا شامل ہے۔ یہ عمل ایک اچھی نیت کے ساتھ کیا جاتا ہے، اور اسے اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ یہ عطیہ کرنے کا ایک طریقہ ہے جس کی بنیاد محبت، خیر خواہی، یا دوستی پر ہوتی ہے۔ ہبہ کا تصور اسلامی ثقافت اور معاشرتی روایات میں بہت اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہ لوگوں کے درمیان محبت، تعاون اور باہمی تعلقات کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے افراد ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور اپنی مادی و مالی طاقت کو دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اصطلاحی طور پر ہبہ کا مطلب

اصطلاحی طور پر ہبہ کا مطلب ہے کہ ایک شخص دوسرے کی موجودگی میں یا اس کی رضامندی کے ساتھ اس سے بلا معاوضہ کسی چیز کا انتقال کرتا ہے۔ اس نقل و حرکت کا مقصد اس شخص کے لیے معنوی یا مادی مدد فراہم کرنا ہوتا ہے۔ ہبہ کی شرعی تعریف کے مطابق، ہبہ ایک عمل ہے جس میں ایک شخص کسی چیز کا انتقال دوسرے شخص کو مکمل طور پر بغیر کسی معاوضے یا شرط کے کرتا ہے۔ اس عمل میں دو فریقین شامل ہوتے ہیں: ہبہ دینے والا (مُہِب) اور ہبہ لینے والا (مُہَی لہ)۔ الفقہاء ▪ کے درمیان اس بات پر اتفاق ہے کہ ہبہ ایک ایسی حقیقی اور قانونی فعل ہے جس کے ذریعے حقوق و اختیارات کی منتقلی عمل میں آتی ہے۔ ہبہ کے معاملے میں بعض شرائط اور ضوابط بھی ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے کہ ہبہ دینے والے کی نیت اچھی ہونی چاہیئے اور اسے کسی قسم کا زبردستی یا دھوکہ نہ ہونا چاہیے۔ ہبہ کی اصطلاح میں یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں فریقین ہبہ کے بارے میں واضح ہوں تاکہ کوئی ابہام نہ رہے۔ قدوری میں ہبہ کے شرعی احکام کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ ہبہ کے حوالے سے کچھ اہم شرعی احکام میں شامل ہیں کہ اگر ہبہ کی چیز گم ہو جائے، تو اسی صورت میں ہبہ کی صحت متاثر ہوتی ہے جب ہبہ دینے والا اسے واپس لینے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اگر وہ ہبہ دینے کے بعد ہبہ لینے والے سے واپس لینے کا ارادہ کرتا ہے تو یہ عمل معتبر نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ، اگر ہبہ لینے والے نے ہبہ کو قبول کر لیا ہے تو ہبہ دینے والے کو اسے واپس لینے کا حق نہیں رہتا۔ فقہ اسلامی میں ہبہ کی اقسام بھی بیان کی گئی ہیں، جیسے کہ ہبہ معلق، یعنی ہبہ کسی شرط کے تحت دیا جا رہا ہو، اور ہبہ مکمل، یعنی ہبہ بغیر کسی شرط کے دیا جاتا ہو۔ ہبہ کی صورت میں اگر کسی فرد نے اسے قبول کر لیا تو وہ قانوناً اس کا مالک ہو جاتا ہے اور اسے اس کے مکمل حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے ہبہ کو قبول کیا تو وہ اس چیز پر مکمل اختیار رکھتا ہے۔ ہبہ کی بنیاد پر ایک اہم اصول یہ ہے کہ اس کا عمل فوراً ہونا چاہیے، یعنی ہبہ دینے اور لینے کے عمل میں کسی قسم کی تاخیر کا ہونا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، اگر ہبہ عمومی طور پر ہو، تو ہبہ دینے والے کی حیثیت، جنہیں ہبہ دیا جا رہا ہے، اس کے لیے بھی اہم ہے۔ یعنی، ہبہ کرنے کیلئے کچھ خاص مخصوص افراد ہوں تو ان کی حیثیت کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔

قدوری میں یہ بھی بیان

قدوری میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ والدین کی اپنے بچوں کو ہبہ کرنے کی اجازت ہوتی ہے، تاہم اس سے یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بچوں کے درمیان ہبہ میں تفریق کرتا ہے تو اسے اس بات کا خیال رکھنا ہوگا کہ فریقین میں انصاف سے کام لیا جائے۔ یعنی اگر والدین ایک بچے کو زیادہ ہبہ دیں تو اس کی صورت میں دیگر بچوں کے حقوق کی پامالی ہو سکتی ہے۔ فقہاء کے نزدیک ہبہ کا علم اور شریعت کے مطابق عمل پیرا ہونا بھی ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہبہ دینے سے پہلے ہبہ کے متعلق آگاہ نہیں ہے، تو اس کا اثر بھی ہبہ کی حیثیت کو متاثر کر سکتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ہبہ کی ایک اہم پہلو اس کی قانونی حیثیت ہے، یعنی اگر کسی نے ہبہ دیا تو اس کی کوئی حیثیت ہوگی اور اسے واپس نہیں لیا جا سکتا جب تک کہ کوئی شرعی سبب موجود نہ ہو۔ شرع میں ہبہ کی ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ہبہ دینے والے کو اگر ہبہ دیتے ہوئے اپنے مال کی حیثیت کا یقین نہیں ہے یا اس کی نیت میں کچھ خامی ہے تو ایسی صورت میں ہبہ موثر نہیں ہوگا۔ یعنی، ہبہ دینے کے لئے وقت پر اور صحیح نیت کے ساتھ عمل کرنا ضروری ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ ہبہ دینے والا اپنے مال کی موجودہ حیثیت کو سمجھتا ہو، کیونکہ اگر وہ ہبہ کرنے کے بعد اپنی چیز واپس لینے کی نیت رکھے تو وہ عمل معقول نہیں ہوگا۔ قدوری میں ہبہ کے احکام میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر ہبہ کسی ایسی چیز کا ہو جو خود ہبہ دینے والے کی ملکت نہیں ہے، تو اس ہبہ کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔ یعنی، اگر ہبہ دی جانے والی چیز کی مکمل ملکیت نہیں ہے، تو یہ ہبہ فرضاً موثر نہیں ہوگا۔ اسی طرح، ہبہ کی کسی قسم کی معیاد میں بھی احتیاط سے کام لینا چاہئے، تاکہ کسی قسم کی قانونی پیچیدگیاں پیدا نہ ہوں۔ اس کے علاوہ، ہبہ کی ایک مثال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی خواہش کے مطابق کسی چیز کا ہبہ دے تو اسلامی شریعت میں کہا گیا ہے کہ ایسی ہبہ کی تصدیق ایک معتبر طریقہ سے ہونی چاہئے۔ یعنی، ہبہ کا عمل شفاف اور واضح ہونا چاہئے تاکہ بعد میں کسی قسم کی اختلافی صورتحال نہ ہو۔ فقہاء نے یہ بات بھی واضح کی ہے کہ ہبہ کی اپنی ایک شرائط ہوتی ہیں، مثلاً, ہبہ کی چیز اپنے فائدے کے لئے ہونی چاہیئے، اور کھلی نیت کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اگر ہبہ کی صورت میں کسی قسم کی مشکلات پیش آئیں، تو ہبہ دینے والے کو اپنی نیت کو اپنی حدود میں رہتے ہوئے درست کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مکمل طور پر ادائیگی

اہم ہے کہ ہبہ کا عمل مکمل طور پر ادائیگی کے بغیر ہونا چاہئے، یعنی ہبہ دیتے ہوئے کسی قسم کے انعام یا معاوضے کی توقع نہ کی جائے، کیونکہ ایسا کرنا شرعی اعتبار سے صحیح نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص ہبہ دینے کے عمل کے دوران کسی قسم کی ذاتی مفادات کا تاثر دے تو اس کی ہبہ کی صحت متاثر ہو سکتی ہے۔ ہبہ کے عوامل میں ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ اگر کسی نے ہبہ کیا ہے تو اسے اس کا جواز دینا چاہیے۔ یعنی، اگر کوئی شخص ہبہ دینے کے بعد خود کوئی فائدہ اٹھاتا ہے تو یہ بات ہبہ کے حلال ہونے کی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس/مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

03445504551
Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام ،بی اے بی کام ،بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

نیت کو مشکوک کر دے گی۔ ہبہ کی کوئی بھی صورت اختیار کی جائے تو اس کے اثرات کو سمجھنا ضروری ہے، تاکہ بعد میں کسی اور پہلو سے مشکلات پیش نہ آئیں۔ ہبہ کی معاملت میں اگر کوئی خاص شرط شامل کی جائے تو یہ مشروط ہبہ کی زمرے میں آتا ہے۔یعنی، کسی ہبہ کی کسی خاص شرط کے مطابق دینا بھی ممکن ہے، لیکن اس صورت میں شرعی تقاضے کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر یہ شرائط پوری نہیں کی گئیں تو ہبہ اعتبار نہیں رکھتا۔قدوری میں ہبہ کے بارے میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ رسمی طریقہ سے ہبہ دینا ضروری نہیں ہے، یعنی ہبہ دیتے وقت کسی قسم کے رسمی دستاویزات کا ہونا ضروری نہیں، بلکہ ایک واضح نیت اور اطلاع ہونا کافی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہبہ دینے والا اور لینے والا دونوں اس بات پر متفق ہیں تو یہ ہبہ صحیح سمجھا جائے گا۔ ہبہ کی صورت میں اگر کوئی قانون یا شرعی حیثیت متاثر ہو رہی ہے تو ایسے مواقع پر فتویٰ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے تاکہ عمل کو درست رہ سکیں۔اسی طرح، ہبہ دیتے ہوئے یہ بات بھی یقینی بنائیں کہ ہبہ کی صورت میں کسی قسم کی دھوکہ دہی نہ ہو۔دھوکہ دہی کی صورت میں ہبہ کے اثرات غیر موثر ہو جاتے ہیں، اور اس پر قانونی کارروائی بھی ہو سکتی ہے۔ ہبہ کے حوالے سے اگر کسی شخص نے شرعی قواعد کی خلاف ورزی کی ہے تو اس بات کا خاص خیال رکھا جانا چاہیئے کہ اس کی تلافی کس طرح کی جائے۔یعنی، اگر کسی نے ہبہ کیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے اثرات کا خیال رکھے اور دیگر لوگوں کے حقوق اور مفادات کا پابند رہے۔ یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ کسی مخصوص مقام یا وقت پر ہبہ دینا بھی ممکن ہے، لیکن اس کے لیے شرعی اصولوں کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔یعنی، اگر ہبہ کا وقت یا جگہ متعین کی گئی ہو تو اس کا خیال رکھتے ہوئے ہبہ کیا جائے۔ اگر یہ اصول متاثر ہوں تو ہبہ کی سچائی پر سوال اٹھ سکتا ہے۔

آخر میں، ہبہ کی نیت کا خیال رکھنا ہمیشہ اولیت رکھتا ہے۔یعنی اگر کوئی ہبہ دیا جاتا ہے تو اس کی بنیاد خلوص نیت ہونی چاہیے۔اس کے بغیر ہبہ کا عمل شرعی اعتبار سے مکمل نہیں ہوتا اور اس کے اثرات بھی مختلف ہو سکتے ہیں۔ان تمام اشیاء • کا خیال رکھتے ہوئے ہمیں ہبہ کے معاملات میں انصاف، سچائی، اور صحیح نیت کے مطابق کام کرنا چاہیئے تاکہ ہم اپنے اعمال کے ذریعے انسانی اقدار کا احترام کر سکیں۔ یہ سب باتیں ہمیں ہبہ کے معاملات میں کامیابی کی جانب لے جانے کی کوشش کرتی ہیں اور اسلامی معاشرت کی روح کے عین مطابق چلنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

سوال نمبر 3 قدوری کے "کتاب الخنثی" میں بیان کردہ احکام و مسائل وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

جواب۔

قدوری کی "کتاب الخنثی" میں خنثی کے احکام و مسائل کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ خنثی، جیسا کہ اسلامی فقہ میں بیان کیا گیا ہے، ایسی شخصیت کو کہا جاتا ہے جو جنسی طور پر مبہم ہو، یعنی جس میں مردانہ اور زنانہ دونوں نوعیت کے اعضا موجود ہوں یا پھر اسے یہ واضح نہ ہو کہ یہ مرد ہے یا عورت۔ یہ ایک خاص حالت ہے جو قانونی اور شرعی طور پر مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتی ہے۔اسلامی فقہ میں خنثی کو ایک اہم موضوع سمجھا جاتا ہے اور اس کی مختلف اقسام اور احکام کی وضاحت کی گئی ہے۔کتاب الخنثی میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ خنثی کی دو قسمیں ہوتی ہیں: خنثی مشکل اور خنثی واضح۔ خنثی مشکل وہ ہوتا ہے جس کی جنس کا تعین کرنا مشکل ہو، یعنی اُس کے جسم میں دونوں خصوصیات موجود ہوں اور یہ نہ طے ہو کہ یہ مرد ہے یا عورت۔ اس کے برعکس، خنثی واضح وہ ہوتا ہے جس کی ایک واضح جنسی شناخت ہو۔ان دونوں اقسام کے حوالے سے فقہاء • نے مختلف احکام بیان کیے ہیں جو کسی بھی خنثی کی حالت کی بنیاد پر تبدیل ہو سکتے ہیں۔ خنثی کے احکام میں ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ خنثی کا نکاح کرنے کا معاملہ کیسے ہوگا۔ فقہاء • کے مطابق، اگر خنثی کی حالت واضح ہو تو اس کے مطابق نکاح کی صورت حال کو طے کیا جا سکتا ہے۔ اگر خنثی مشکل ہو تو پھر اس کی حالت دیکھ کر یہ طے کیا جائے گا کہ آیا وہ کسی عورت کے لیے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ مزید برآں، اگر کسی خنثی کی دیگر وجوہات کی بنا پر حالت تبدیل ہوتی ہے، تو اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب الخنثی میں زنا کی صورت

کتاب الخنثی میں زنا کی صورت میں خنثی کے لیے بھی احکام مقرر کیے گئے ہیں۔ اگر خنثی کسی جنسی تعلق میں شامل ہوتا ہے تو اس کے بارے میں ایک اہم نقطہ یہ ہے کہ اگر وہ کسی سے شادی نہیں کر سکتا تو پھر اس کی حیثیت کیا ہوگی۔ اس معاملے میں بھی فقہاء نے واضح ہدایات دی ہیں کہ اگر خنثی زنا کے مرتکب ہوتا ہے تو اس پر مناسب حد اور سزا کا اطلاق ہوگا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ اس کے علاوہ، خنثی کی وراثت کے مسائل بھی کتاب الخنثی میں شامل ہیں۔ یہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر ایک خنثی کا انتقال ہو جائے تو اس کی وراثت کا تناسب کیا ہوگا۔ اس حوالے سے فقہاء نے واضح کیا ہے کہ اگر خنثی کی حالت مشکوک ہے تو وراثت میں اس کی حیثیت کے مطابق وراثت تقسیم کی جائے گی، تاہم اگر اس کی حالت واضح ہو تو وہ مرد یا عورت کے حصص کے حساب سے وراثت کے حقوق رکھے گا۔ کتاب الخنثی میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خنثی کی حالت میں نماز اور روزہ رکھنے کے احکام کیا ہوں گے۔ اگر خنثی کی حالت مشکوک ہو تو اس کا احتساب اس کی نماز کی حالت کے مطابق ہوگا۔ یوں سمجھا جاتا ہے کہ خنثی کو اپنی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے نماز اور روزے کے معاملات طے کرنے ہوں گے تاکہ عبادات کو صحیح طریقے سے انجام دیا جا سکے۔

ایک اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ اگر خنثی کی حالت واضح ہو، مثلاً اگر وہ کسی وقت اپنا جنسی عضو تبدیل کر لے یا کسی طبی عمل کے ذریعے اپنی حالت کو یقینی بنائے، تو ایسی صورت میں اس کے قوانین اور احکام بدل جائیں گے۔ خنثی کے لئے اس تبدیلی کی صورت میں نئے قوانین مرتب کیے جائیں گے جن کے مطابق وہ اپنی نئی حالت کے مطابق اپنی زندگی گذار سکتا ہے۔ فقہاء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر خنثی نے اپنے جنسی شناخت کو واضح نہیں کیا تو اس سے متعلق مزید وضاحت کی ضرورت

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہوگی تا کہ اس کی حیثیت کا تعین کیا جاسکے۔ خنثی کی شخصیت میں ہونے والی تبدیلیوں کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے حقوق اور فرائض بھی وضاحت کے ساتھ وضع کیے جاسکتے ہیں۔ کتاب الخنثی میں یہ اہم نکتہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ خنثی کا جنسی تحرک یا جنسی عمل کے دوران متغیر ہونا بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اگر خنثی کی حالت کے بارے میں وضاحت نہ ہو تو اس کے ساتھ جنسی تعلق کی صورت میں دیگر فریقین کی حقوق اور ان کے معاملات کا کیا ہوگا۔ اس حوالے سے فقہاء • نے وضاحت کی ہے کہ اس بارے میں مسائل کو بھی حل کیا جانا ضروری ہے۔

خنثی کے حقوق کا تحفظ

خنثی کے حقوق کا تحفظ بھی اسلامی فقہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر کوئی خنثی اپنی حالت کی وضاحت نہیں کرتا تو اسے اپنی شخصیت کی بنا پر کسی قسم کی تنگی محسوس ہوسکتی ہے۔ اس موضوع پر فقہاء نے یہ واضح کیا ہے کہ خنثی کی حالت کو مدنظر رکھ کر اس کی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا تا کہ وہ کسی بھی قسم کے حقوق سے محروم نہ ہو۔ مزید برآں، خنثی کے بارے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے، فقہاء • نے کہا ہے کہ ہر خنثی کا اپنی زندگی کے اصولوں کے مطابق فیصلہ کرنے کا حق ہے۔ یعنی اگر خنثی اپنی شناخت میں تبدیلی چاہتا ہے تو یہ اس کا حق ہے۔ اس حوالے سے کسی دوسرے فرد کی ایذارسانی یا نقصان پہنچانا بھی ممنوع ہے۔ کتاب الخنثی میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اسلامی معاشرت میں خنثی کی حیثیت کو تسلیم کیا جاتا ہے، اور اس کی زندگی کی تشکیل میں کسی قسم کی عدم برداشت سے بچنا چاہیے۔ اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیے کہ خنثی کے حقوق کو کم نہ کیا جائے اور اس کی حالت کا احترام کیا جائے تا کہ وہ معاشرتی دباو سے بچ سکے۔ اس کے علاوہ، خنثی کے علاج اور طبی مشورے کے حوالے سے بھی کتاب الخنثی میں وضاحت کی گئی ہے۔ اگر کوئی خنثی اپنی حالت کو بہتر بنانا چاہے تو اس کے لیے طبی ماہرین سے مشورہ لینا ضروری ہے۔ اسکے علاوہ، کسی بھی طبی عمل میں اس کی مرضی اور رائے کا احترام کیا جانا چاہیے تا کہ وہ کسی قسم کی جسمانی یا ذہنی دباؤ کا شکار نہ ہو۔ فقہاء • نے یہ بھی بتایا ہے کہ خنثی کا معاملہ اسلامی عدالت میں پیش کیا جاسکتا ہے، جہاں اس کی حالت کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ اس طرح، اسلامی عدالت کا نظام خنثی کے مسئلے کو حل کرنے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے اور اس کی حیثیت کا تعین کرنے کے لئے مناسب طریقہ کار فراہم کرسکتا ہے۔ خنثی کے ساتھ اسلامی معاشرت میں جو سلوک کیا جائے گا، اس کے بارے میں بھی کتاب الخنثی میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ ایک اہم بات ہے کہ معاشرت میں خنثی کی شخصیت کو گلا گھونٹنے کے بجائے اسے اپنے حقوق کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے۔ اگر خنثی کو اپنی حیثیت کا تعین کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں تو اس کیلئے خصوصی سرپرستی اور مدد فراہم کرنی ہوگی۔

اپنی طرف سے تحقیقات کرنا

کتاب الخنثی میں یہ نکتہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ خنثی کی حالت کو سمجھنے کے لئے اپنی طرف سے تحقیقات کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی خنثی اپنی حالت کی وضاحت کے لیے مزید معلومات چاہتا ہے تو اس کے لیے مختلف مذہبی اور معاشرتی ذرائع تک رسائی حاصل کرنا ممکن ہے۔ فقہائے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جنسی تعلقات کے لیے خنثی کی حالت کے مطابق بہتر رہنمائی فراہم کی جانی چاہیے۔ اگر کوئی خنثی اپنی حالت کے بارے میں اسی پر یقین رکھتا ہے، تو اس کے مطابق مسائل کا حل تلاش کیا جانا چاہیے۔ اسی طرح، اسلامی قوانین کا اطلاق بھی اس کی حالت کے مطابق ہونا چاہیے۔ کتاب الخنثی کی بنیاد پر، یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ اگر خنثی نے اپنی شناخت کو واضح نہ کیا تو اسے اپنے حقوق کا دفاع کرنے کے لئے جدوجہد کرنی چاہیے۔ کیونکہ اسلامی معاشرہ ہر ایک کے حقوق کا احترام کرتا ہے، اس لئے خنثی کو بھی اپنی شخصیت کے لئے انصاف کی جدوجہد کرنی چاہیے۔ خنثی کی حالت کی وضاحت کے ساتھ ہی اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ خاندان کی تشکیل میں خنثی کا کردار بھی اہم ہوتا ہے۔ اگر خنثی اپنے آپ کو واضح کرتا ہے تو وہ اپنے خاندان کی جانب سے بھی اچھی رہنمائی فراہم کرسکتا ہے، جو کہ ایک معاشرتی پہلو ہے۔ کتاب الخنثی میں خنثی کے متعلق جو شرعی احکام دیے گئے ہیں، ان کا مقصد یہ ہے کہ کسی بھی خنثی کی حیثیت کا احترام کیا جائے اور اس کے حقوق کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی خنثی اپنی حالت میں تبدیلی چاہتا ہے تو یہ اس کا حق ہونا چاہیۓ اور اسے اپنے فیصلوں میں پوری آزادی حاصل ہونی چاہیۓ۔

فقہاء نے آخر میں یہ مرتب کیا ہے کہ خنثی کی حیثیت انسانی معاشرت میں ایک اہم مقام رکھتی ہے، اور اسکے بارے میں فیصلہ کرتے وقت شریعت کے ضوابط کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں خنثی کی شخصیت کو بہتر سمجھنے کی کوشش کرنا ہوگی، کیونکہ یہ ایک ایسا موضوع ہے جو نہ صرف فقہی نقطہ نظر سے اہم ہے بلکہ سماجی ونفسیاتی پہلوؤں سے بھی۔ اس طرح، " کتاب الخنثی " میں ذکر کردہ احکام ومسائل خنثی کی حیثیت کو بہت اچھی طرح سے واضح کرتے ہیں اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے تا کہ ہم اسلامی معاشرت میں انصاف اور برابری کے اصولوں کو فروغ دے سکیں۔

سوال نمبر 4 وقف، واقف، موقوف علیہ اور وقف المشاع کی توضیح وتشریح کے بعد وقف کے اہم احکام قلمبند کریں۔

جواب۔

وقف اسلامی نظام میں ایک انتہائی اہم اور معاشرتی خدمت کا ذریعہ ہے جس کا لفظی مطلب "رکنا" یا "روکنا" ہے۔ جب کوئی شخص کوئی چیز کسی خاص نیت کے ساتھ اللہ کی راہ میں وقف کرتا ہے تو اسے "وقف" کہتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعے کوئی بھی فرد اپنی ملکیت کی کسی چیز کو کسی خاص مقصد کے لئے مختص کرتا ہے۔ وقف کی بنیادی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ یہ کسی مخصوص مصرف یا فلاحی منصوبے پر خرچ کرنے کے لئے عطیہ کیا جاتا ہے۔ وقف کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، اور یہ اسلامی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download free Assignments solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ، ایف اے ، آئی کام ، بی اے ، بی کام ، بی ایڈ ، بی ایس ، ایم اے ، ایم ایڈ ، ایم ایس سی ، پی ایچ ڈی ، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

معاشرت میں بہتر اقتصادی وسماجی تعلقات قائم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے، لہٰذا اس کے بنیادی احکام ومسائل کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ واقِف اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کوئی چیز وقف کرتا ہے۔ وہ شخص اپنی ملکیت میں سے کسی چیز کو خود سے علیحدہ کرکے اللہ کی رضا کی خاطر خاص مقصد کے لئے متعین کرتا ہے۔ واقف کی نیت کا اس عمل میں اہم کردار ہوتا ہے؛ اگر اس کی نیت خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے ہو، تو اس کا عمل شرعی طور پر کامیاب سمجھا جائے گا۔ واقف کے حوالے سے یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ ہر مسلمان کو اپنے مال کی ایک مخصوص مقدار کو وقف کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، تاکہ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر کے آخرت میں اجر حاصل کر سکے۔ موقوف علیہ اس شخص یا افراد کی جماعت کو کہا جاتا ہے جن کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مخصوص افراد جو وقف کی فائدہ اٹھاتے ہیں، انہیں موقوف علیہ کہا جاتا ہے۔ یہ افراد وقف کے متعین مقصد سے متعلق ہوتے ہیں، مثلاً یتیموں، مسکینوں یا دیگر مستحقین کے لئے وقف کی گئی چیزیں۔ موقوف علیہ کا انتخاب انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیوں کہ وقف کا مقصد ان افراد کی مدد کرنا ہوتا ہے، جو عموماً معاشرت میں مالی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ وقف المشاع سے مراد ہے کہ کوئی چیز مشترکہ طور پر مختلف افراد کے درمیان وقف کی جائے۔ یعنی، کوئی شخص اپنی ملکیت کی ایک چیز کو متعدد افراد کے لئے وقف کرسکتا ہے۔ اس کی ایک مثال باغات، زمین یا عمارات ہوسکتی ہیں۔ ایسی صورت میں ہر شریک کا ایک مخصوص حصہ ہوتا ہے، اور وہ سب مل کر اس چیز کو اس وقف کے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ وقف المشاع کے احتیاطی مسائل میں یہ ہے کہ اس کی انتظامیہ کو صحیح طریقے سے چلانا اور ہر مشارک کی حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے، تاکہ کسی قسم کی تنازعہ کی صورت پیدا نہ ہو۔ وقف کے اہم احکام میں سب سے پہلا حکم یہ ہے کہ وقف کی چیز صرف اسی مقصد کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے جس کے لئے وقف کی گئی ہو۔ اگر وقف کی نیت یا مقصد میں تبدیلی کی جاتی ہے تو یہ عمل شرعی اعتبار سے معتبر نہیں ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو وقف کردیتا ہے تو اس چیز کا استعمال مخصوص قواعد کے تحت ہی ہوگا، اور کسی بھی قسم کی تبدیلی یا مغلطی سے گریز کرنا ضروری ہے۔

واقف کی نیت خالص ہونی

وقف کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ جو چیز وقف کی گئی ہے، وہ ناقابل فروخت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک چیز وقف کردی گئی تو وہ اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اور اس کا کوئی فرد اسے فروخت نہیں کرسکتا۔ یہ اصول اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وقف کردہ چیز ہمیشہ اللہ کی راہ میں رہے گی اور اس کا مقصد متاثر نہیں ہوگا۔ اس اصول سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وقف کی چیز کی ملکیت کا حق اللہ تعالی کے پاس ہے، اور انسان صرف اس کے استعمال کا حق رکھتا ہے۔ وقف کی نیت کی صفائی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ فقہاء نے یہ واضح کیا ہے کہ وقف کرتے وقت واقف کی نیت خالص ہونی چاہئے۔ اگر کوئی شخص وقف کی چیز کے بارے میں بدنیتی رکھتا ہے تو اس کا عمل معتبر نہیں ہوگا۔ مثلاً اگر وہ صرف اس کے ذریعے شہرت یا معاشرتی ترقی کی خواہش رکھتا ہے تو اس کا وقف کا عمل شرعاً صحیح شمار نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ، وقف کے عمل میں نیت کے صاف ہونے کے باعث اس کی قبولیت میں بھی بہتری آتی ہے۔ وقف کے مقاصد کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ وقف کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ جو چیز وقف کی گئی ہے، اس کا استعمال اسی مقصد کے لئے کیا جائے۔ اگر کسی نے کسی جگہ یا چیز کو خیرات کے طور پر وقف کیا ہے تو اس کا درست استعمال اور تقسیم کرنا ضروری ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ موقوف علیہ کی حالات اور ضروریات کے مطابق ان کے لئے مدد فراہم کی جائے۔ یہ اصول اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ وقف کا مقصد ہمیشہ مستحقین کی مدد کرنا ہوتا ہے، خواہ وہ یہ مالی، تعلیمی یا دیگر میدانوں میں ہو۔ وقف کے دیگر احکام میں یہ بھی شامل ہے کہ وقف کی چیز کو لین دین کے معاملات سے متاثر نہیں کیا جاسکتا یعنی نہ تو اس کی قیمت لی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کا تبادلہ کیا جاسکتا ہے، جب تک کہ اس میں کوئی مخصوص شرط نہ ہو۔ یہ اصول اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ کسی بھی وقف کی چیز کی حیثیت ہمیشہ محفوظ رہے اور اسے کسی ذاتی فائدے کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔

ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ وقف کا انتظام بھی اہمیت رکھتا ہے۔ وقف کی چیز کو صحیح طریقے سے نگہداشت کے لئے ایک منتظم مقرر کیا جانا چاہئے، جو وقف کی چیز کا خیال رکھے اور اسے مقرر کردہ مقاصد کے مطابق چلائے۔ اس حوالے سے اکثر اوقات ایک trustee یا عہدیدار مقرر کیا جاتا ہے، جس کی ذمہ داریوں میں وقف کی چیز کی نگہداشت اور موقوف علیہ کی مدد کرنا شامل ہوتا ہے۔ اگر یہ ذمہ داری ٹھیک سے ادا نہ کی جائے تو اس کے اثرات بڑے برے ہوسکتے ہیں، خاص طور پر جب وقف کی چیز کو نظرانداز کیا جائے یا اس کے مقصد کے خلاف استعمال کیا جائے۔ فقہاء کے درمیان ایک اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی زندگی میں وقف کیا تو کیا وہ اس وقف کی چیز کا استعمال کرسکتا ہے؟ اکثر فقہاء • کے نزدیک، جب تک کہ وہ شخص زندہ ہے، اس کا اپنے وقف کردہ مال پر حق ہے، بشرطیکہ وہ اس کا صحیح استعمال کرتا رہے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اس کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرسکتا ہے بلکہ وہ اپنی ضروریات کے لئے اس کا استعمال کسی حد تک کرسکتا ہے، جیسے کہ اس کے منفعت کی صورت میں۔

اسلامی ملک میں وقف کا نظام

وقف کی دوسری اہمیت صرف دینی نہ ہوتے ہوئے بلکہ ملکی بھی ہوتی ہے۔ اسلامی ملک میں وقف کا نظام تعلیم، صحت اور سماجی خدمات میں بہتری کے لئے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ ملکی ترقی میں بھی معاونت فراہم کرتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے افراد میں احساس ذمہ داری کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وقف کے ذریعے لوگ اپنی خدمات، کشش اور وخدمت اللہ کی راہ میں مختص کرتے ہیں، جو کہ معاشرت کی فلاحی مہم میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے وقف کی جگہ یا چیز کو بغیر کسی قانونی وجہ کے تبدیل یا نابود کیا تو اسے سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ اسلامی شریعت یہ واضح کرتی ہے کہ کسی

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

بھی قسم کی دھوکہ دہی یا جعلسازی کو برداشت نہیں کیا جائے گا، اور اس جرم کا مؤاخذہ ہونا یقینی ہے۔ اسی طرح، اگر کسی کو وقف کی چیز کا غلط استعمال کرنے کا علم ہو تو اس کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر فوری عمل کرے اور میسر نقصانات کو روکنے کی کوشش کرے۔ اس کے علاوہ، اگر وقف کی چیز کے بارے میں کسی قسم کا تنازعہ پیش آتا ہے، تو معمولی ملکانہ خصوم یا اختلافات کی صورت میں اس معاملے کو اسلامی عدالت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ عدالت فیصلہ کرتے وقت وقف کے مقصد اور واقف کی نیت کو بھی مدنظر رکھے گی۔ اس طرح، وقف کے مقاصد کی پہچان اور تعین کے لئے ایک منظّم طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ وقف کی ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کو مختلف اقسام کے طور پر تقسیم کیا جا سکتا ہے، جیسے کہ مستقل وقف، عارضی وقف اور مخصوص وقف۔ مستقل وقف وہ ہے جو ہمیشہ کے لئے وقف کیا جاتا ہے، جبکہ عارضی وقف کسی مخصوص مدت تک کے لئے ہوتا ہے۔ مخصوص وقف کی صورت میں انفرادی حالتیں سمجھ کر عہدیداروں کی مدد سے اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ایسے افراد یا ادارے جو اجتماعی وقف میں شامل ہوتے ہیں، انہیں وقف کی کارکردگی کا خصوصی دھیان دینا ہوتا ہے تاکہ صحیح اور مفید طریقے سے اس کا استعمال ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی، مشترکہ طور پر وقف کی چیزوں کے استعمال میں افراد کی شمولیت بھی اہم ہے، تاکہ سب کو اس سے فائدہ حاصل ہو سکے اور کوئی فرد بھی بندہ متاثر نہ ہو۔

وقف کی حیثیت اور اہمیت کو ہر سطح پر تسلیم کیا جانا چاہئے، جس کی مدد سے فرد اور معاشرت کی بہتری کی جا سکتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ افراد کو وقف کی اہمیت کا احساس دلانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے معیشتی وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کر سکیں، اور اللہ کے راستے میں حقیقی خدمات سرانجام دے سکیں۔ اگر ہم اسلامی معاشرت کی بناوٹ اور ترقی کے لئے وقف کے اصولوں کو صحیح طریقے سے سمجھیں اور اپنائیں تو ہمارے معاشرتی و اقتصادی امور میں بہتری آ سکتی ہے۔ آخر میں، وقف کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ نہ صرف اپنے مال و دولت کی حفاظت کریں، بلکہ اپنی زندگی کو اللہ کی راہ میں کچھ دیر تک مختص کریں، جس کا لازمی نتیجہ آخرت میں اجر و ثواب کی صورت میں ملے گا۔ اسی طرح اسلامی معاشرت میں وقف کا نظام افراد کے درمیان مدد اور تعاون کی بنیاد فراہم کرتا ہے، جو کہ معاشرتی اور انسانی رشتوں کو مضبوط بنانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ یہ سب احکام و ضوابط مل کر ایک جامع نظام تشکیل دیتے ہیں جس کے ذریعے ہم اپنے معاشرتی اور دینی فرائض کو بہتر طور پر نبھا سکتے ہیں۔

اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی انفرادی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔